السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حاملہ سے خارج ہونے والے خون کا کیا حکم ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حاملہ حائضہ نہیں ہوتی جیسا کہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے انھوں نے فرمایا : عورتیں انقطاع حیض سے حمل کو پہچانا کرتی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے حیض ماں کے پیٹ میں پلنے والے بچے کی غذا کے لیے بنایا ہے تو جب حمل شروع ہوتا ہے تو حیض بند ہو جاتا ہے لیکن بعض عورتوں کو دوران حمل بھی اسی طرح عادت کے مطابق حیض جاری رہتا ہے جیسا کہ حمل سے پہلے تھا تو اس عورت پر یہ حکم لگایا جائے گا کہ اسکا خون حیض ہی کا خون ہے کیونکہ اس کا حیض جاری رہا اور حمل کی وجہ سے متاثر نہ ہوالہٰذا یہ حیض ان تمام عبادات سے مانع ہوگا جن سے غیر حاملہ کا حیض مانع ہوتا ہے اور ان تمام چیزوں کو واجب اور ساقط کرے گا جن کو غیر حاملہ کا حیض واجب اور ساقط کرتا ہے ۔

حاصل کلام یہ کہ حاملہ سے نکلنے والا خون دو نوعیتوں کا ہے ۔

1 ۔ جس پر حیض کا حکم لگتا ہے اور یہ وہی خون ہے جو ہر مہینے مسلسل آتا رہا جس طرح حمل سے پہلے آیا کرتا تھا کیونکہ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حمل نے اس پر کوئی اثر نہیں ڈالا لہٰذا یہ حیض ہے ۔

2 ۔ وہ خون جو حاملہ کو عارضی طور پر آتا ہے وہ کسی نئے سبب کی وجہ سے آیا ہو یا کسی چیز کو اٹھانے کی وجہ سے یا کسی جگہ سے پھسل جانے کی وجہ سے یا اس طرح کے کسی دوسرے سبب کی وجہ سے آیا ہو تو یہ خون حیض شمار نہیں ہو گا بلکہ وہ تو کسی رگ سے نکلنے والا خون شمار ہو گا لہٰذا اس بنا پر وہ نماز روزے سے مانع نہ ہوگا اور ایسی عورت پاک عورتوں میں ہی شمار ہوگی ۔ (فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمۃ اللہ علیہ)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر 128

محدث فتویٰ